محترم جناب مفتی حضرات
دار الافتاء
جامعہ دار العلوم
کراچی
9 جنوری، سن 2013ء

السلام علیکم

آپ سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل مسئلہ کا شریعت کی روشنی میں حل بتادیجیے۔

اگر ایک عورت ایسی ملازمت اختیار کرنا چاہے جس میں وہ پردے میں رہ کر (یعنی حجاب یا نقاب اختیار کر کے) ٹی وی پر کھانے پکانے کا درس دے، تو کیا اسلام کی رو سے وہ کمائی حلال ہے، علاوہ ازیں یہ بھی بتائیے کہ صرف حجاب قابل قبول ہے یا نقاب کرنا ضروری ہے (یعنی منہ کا پردہ)۔

خاتون کی نیت صرف دوسروں کو علم پہنچانا اور اس کمائی سے اپنا گھر چلانا ہے۔

برائے مہربانی مستند جواب ارسال کریں۔

دار الافتاء

شاکرہ
زوجہ عبدالباسط
Mrs. Erum Basit
221- B.
Block. '2'
P.E.C.H.S
Karachi - 75400.
Cell: 0333-214-15-17

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب حامداً ومصلياً

واضح رہے کہ شریعت نے عام حالات میں عورت کو گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے، البتہ عورت کو کسی دینی یا دنیاوی حاجت کی وجہ سے گھر سے نکلنا پڑے تو چند شرائط کے ساتھ نکلنے گنجائش دی گئی ہے، نیز عورت کا نان ونفقہ مردوں پر واجب کیا ہے اور مردوں ہی پر (اپنے لئے اور ان لوگوں کیلئے جن کا نان ونفقہ ان کے ذمہ ہے) کمانے کی ذمہ داری عائد کی ہے، لہٰذا عام حالات میں عورت کو کمانے کیلئے گھر سے باہر جانا درست نہیں، البتہ اگر شوہر کی کمائی سے آپ کے گھر کا خرچ مشکل سے پورا ہوتا ہو اور آپ گھر میں رہ کر سلائی کڑھائی وغیرہ کر کے کمائی نہ کر سکتی ہوں تو درجِ ذیل شرائط کے ساتھ آپ گھر سے باہر جا کر کوئی جائز کام کر سکتی ہیں، وہ شرائط یہ ہیں

آپ کا شوہر گھر سے باہر جا کر کام کرنے کی اجازت دے، آپ گھر سے باہر چہرہ اور جسم کے مکمل پردہ کے ساتھ رہیں، خوشبو یا ایسی کوئی چیز جس سے کوئی مرد آپ کی طرف مائل ہو استعمال نہ کریں، ہر جگہ حتی الامکان مردوں کے اختلاط سے بچیں،

البتہ چونکہ ٹی وی پر آنے کی صورت میں چند خرابیاں ہیں مثلاً ٹی وی میں خاتون پورے وقت میں ہر طرح کے مردوں کے سامنے رہتی ہے جبکہ اکثر فساق قسم کے لوگ ہی ٹی وی دیکھتے ہیں جس میں فتنہ ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ آپ ایسی ملازمت اختیار نہ کریں کہ جس میں ٹی وی پر آنا پڑے، تاہم کھانا پکانا، اور اُسے سکھانے کی اجرت حرام نہیں ہوگی۔

دار الافتاء

روح المعاني – (٢٢ / ٦)

والمراد على جميع القراءات أمرهن رضي الله تعالى عنهن بملاز
البيوت وهو أمر مطلوب من سائر النساء أخرج الترمذي والبـ
عن إبن مسعود عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال : إن المرأة
عورة فإذا خرجت من بيتها أستشرفها الشيطان وأقرب ما تكون
من رحمة ربها وهي في قعر بيتها

روح المعاني – (٢٢ / ٦)

وقد يحرم عليهن الخروج بل قد يكون كبيرة كخروجهن لزيارة القبور إذا عظمت مفسدته وخروجهن ولو إلى المسجد وقد أستعطرن وتزين إذا تحققت الفتنة أما إذا ظنت فهو حرام غير

Scanned by CamScanner

كبيرة وما يجوز من الخروج كالخروج للحج وزيارة الوالدين وعيادة المرضى وتعزية الأموات من الأقارب ونحو ذلك فإنما يجوز بشروط مذكورة في محلها

تفسير الفخر الرازى - (١ / ١٤٤١)

{الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ} أي مسلطون على أدهن والأخذ فوق أيديهن ،فكأنه تعالى جعله أميرا عليها ونافذ الحكم في حقها،

تفسير الفخر الرازى - (١ / ٣٦٣٤)

ثم قوله تعالى : {إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ} يحتمل وجهين أحدهما : أن يكون متعلقاً بما قبله على معنى لستن كأحد إن اتقيتن فإن الأكرم عند الله هو الأتقى وثانيهما : أن يكون متعلقاً بما بعده على معنى إن اتقيتن فلا تخضعن والله تعالى لما منعهن من الفاحشة وهي الفعل القبيح منعهن من مقدماتها وهي المحادثة مع الرجال والانقياد في الكلام للفاسق. ثم قوله تعالى : {فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ} أي فسق وقوله تعالى : {وَقُلْنَ قَوْلا مَعْرُوفًا} أي ذكر الله ، وما تحتجن إليه / من الكلام والله تعالى لما قال : {فَلا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ} ذكر بعده {وَقُلْنَ} إشارة إلى أن ذلك ليس أمراً بالإيذاء والمنكر بل القول المعروف وعند الحاجة هو المأمور به لا غيره. واللہ اعلم بالصواب

محمد حماد سکھروی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۱ / ربیع الثانی / ۱۴۳۴ھ
۱۲ / فروری / ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
محمود اشرف غفر اللہ
۱۱/۴/۱۴۳۴ھ

مفتی
دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱۱/۴/۱۴۳۴ھ

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم کراچی

الجواب صحیح
۱۲/۴/۱۴۳۴ھ

Scanned by CamScanner